Regd. No. L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

★ ربوہ ۲۸ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعا ئے صحت فرمائیں۔

لاہور ۳۰ جون۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج پھر ۹۹ تک حرارت رہی۔ دل میں بھی کچھ کمزوری ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

ڈھاکہ ۳۰ جون۔ مشرقی پاکستان میں شدید بارشی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اور خوب بارش ہو رہی ہے۔ کومیلا اور چاٹگام میں چار چار انچ بارش ہو چکی ہے۔

پنجاب میں تمام فالتو زمینیں مہاجرین اور بے دخل شدہ مزارعین میں تقسیم کر دی جائینگی

یہ زمینیں انہیں لازمی طور پر خود کاشت کرنا ہونگی (فضل الٰہی پراچہ)

لاہور ۳۰ جون۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کی تمام فالتو زمینیں مہاجرین کے علاوہ ان مزارعین میں بھی تقسیم کی جائیں۔ جنہیں ان کی سابقہ زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ زمینیں ایسے مہاجرین اور مزارعین کو خود کاشت کرنی ہوں گی۔ کیونکہ اس نوعیت کی تمام زمینوں کی تقسیم "خود کاشت اراضی" کے طور پر عمل میں آئے گی۔ حکومت کے اس فیصلے کا اعلان صوبے کے وزیر بحالیات شیخ فضل الٰہی پراچہ نے کل کیمبل پور ضلع کے افسران مال اور افسران آبادکاری سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس ضمن میں آپ نے مزید بتایا کہ صوبے میں فالتو اراضی کے جملہ اعداد و شمار یکجا کئے جا رہے ہیں۔ جس کی تکمیل کے بعد اراضی کی تقسیم کرنے کے پروگرام پر عمل کیا جائے گا۔ وزیر بحالیات نے زرعی قوانین کی بعض دفعات پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا جو موروثی مزارعین مالکوں کو نقد لگان ادا کرتے تھے۔ انہیں مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے بیس سال کا لگان ادا کرنا ہوگا۔ نیز مہاجر موروثی مزارعین کو بھی مالکانہ حقوق انہیں شرائط پر دئیے جائیں گے۔

اس سے قبل اجلاس میں وزیر بحالیات کو بتایا گیا۔ کہ ضلع میں آبادکاری کا کام قریباً مکمل ہو چکا ہے اور پھر بھی وہاں فالتو متروکہ زمین موجود ہے۔ ضلع میں غلہ کی فراہمی کے سلسلے میں انہیں یہ اطلاع بھی دی گئی کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ضلع میں ۵۰ ہزار من گیہوں فراہم کر لیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر بحالیات پیر کو لاہور واپس پہنچنے کے بعد ۳ جولائی سے ۷ جولائی تک فراہمی گندم کے سلسلے میں لائلپور اور جھنگ کے اضلاع کا دورہ کریں گے۔

مصر میں حسین سرّی پاشا نے نئی کابینہ مرتب کر لی

ہلالی پاشا کے مستعفی ہونے پر برطانیہ میں مایوسی کا اظہار

قاہرہ ۳۰ جون۔ مصر کے نئے وزیراعظم حسین سرّی پاشا نے نئی کابینہ مرتب کر لی ہے۔ انہوں نے جن نئے وزراء کے نام پیش کئے تھے۔ شاہ فاروق نے آج ہی ان کی منظوری دیدی۔ ان کے ناموں کا اعلان آج رات یا کل صبح تک کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے پتہ چلا تھا کہ نئی کابینہ میں صرف "انڈی پنڈنٹ" ہی شامل ہونگے جنمیں ہلالی پاشا کی کابینہ کے تین وزیروں کو بھی لیا جائے گا۔

برطانیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہلالی پاشا کے مستعفی ہو جانے سے برطانیہ کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ وہاں کے سرکاری حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ برطانوی مصری جھگڑا طے ہونے کی امیدیں سرد پڑ گئی ہیں۔ نئے وزیراعظم حسین سرّی پاشا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بہت سختی سے اس بات کے حامی ہیں کہ مصر کی سرزمین سے برطانوی فوجیں فوراً ہٹا لی جائیں۔ اور وادی نیل کو جلد سے جلد متحد کیا جائے۔

لندن ۳۰ جولائی۔ برطانوی حکومت نے پارلیمنٹ سے ملکہ الزبتھ دوم کے صرفِ خاص کے لئے ۴ لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ کی رقم مقرر کئے جانے کی سفارش کی ہے۔ ان کے والد شاہ جارج ششم کو ۴ لاکھ ۱۰ ہزار پونڈ سالانہ ملتے تھے۔

ایک لاکھ پندرہ ہزار من گندم پر قبضہ

لاہور ۳۰ جون۔ گندم فراہم کرنے کی مہم کے سلسلے میں ضلع ملتان میں اب تک ایک لاکھ ۱۵ ہزار من گندم برآمد کی جا چکی ہے۔ ناجائز ذخیروں پر برابر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ اور توقع ہے کہ فراہمی کے متعلق اس ضلع کے لئے گندم کی جو مقدار مقرر کی گئی ہے۔ وہ بہت جلد پوری جائے گی۔ کئی ایسے زمینداروں کے خلاف مقدمے دائر کر دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گندم کے ذخیرے جمع کئے ہوئے تھے۔

کراچی ۳۰ جون۔ آج سب سے زیادہ گرمی سندھ کے مقام جیکب آباد میں پڑی۔ وہاں کا درجہ حرارت ۱۱۷ تھا۔

مشرقی پاکستان میں درخت لگانیکی مہم

ڈھاکہ ۳۰ جون۔ کل سے مشرقی پاکستان میں درخت لگانے کا ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کا افتتاح صوبے کے گورنر سر فیروز خان نون کرینگے آپ ریڈیو سٹیشن کی نئی عمارت کے باغ میں ایک پودا لگائیں گے۔ صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال جولائی کے شروع میں درخت لگانیکا ہفتہ منایا جایا کرے

۵۳ بازیافتہ خواتین اور بچے

ہندوستانی حکام کے حوالے کر دیئے گئے

لاہور ۳۰ جون۔ پچھلے دنوں پاکستان میں جو ۵۳ اغوا شدہ ہندو یا سکھ عورتیں اور بچے برآمد کئے گئے تھے۔ انہیں آج فیروزپور کے قریب سرحد پر ہندوستانی افسران کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشرقی پنجاب ہائی کورٹ کے اس فیصلے کا جس کی رو سے وہاں اغواء شدہ عورتوں کی بازیابی کے قانون کو خلاف آئین قرار دیدیا گیا ہے۔ پاکستان میں اغوا شدگان کی بازیابی پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔

کوریا اور منچوریا کے درمیان

اہم رسدی مرکز پر بمباری

پوسان ۳۰ جون۔ اقوام متحدہ کے جنگی محاذ کی تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج امریکہ کے سپر فورٹریس ہوائی جہازوں نے کوریا اور منچوریا کے درمیان ریلوں کے ایک اہم رسدی مرکز پر بمباری کی

کوریا میں شہری نظربندوں کی رہائی

پوسان ۳۰ جون۔ جنوبی کوریا میں اقوام متحدہ کی کمان نے ان ۷٫۰۰۰ شہریوں کو رہا کر دیا ہے۔ جو جنگی قیدیوں کے کیمپوں میں رکے ہوئے تھے۔ یہ شہری ان ۲۷٫۰۰۰ نظربندوں میں سے رہا کئے گئے ہیں جنہیں گھر واپس بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

وزیراعظم جاپان سے برطانوی ہائی کمشنر کی ملاقات

ٹوکیو ۳۰ جون۔ برطانوی ہائی کمشنر برائے جنوب مشرقی ایشیا مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے آج جاپان کے وزیراعظم مسٹر یوشیدا سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات جو خفیہ طور پر کی گئی تھی ایک گھنٹے تک جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ کل شہنشاہ جاپان سے بھی ملاقات کریں گے۔

پوسان ۳۰ جون۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے قومی اسمبلی کو توڑ دینے کی ایک بار پھر دھمکی دی ہے۔

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

لاہور ۳۰ جون۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ میاں محمد اسحاق صاحب سنوری کے صاحبزادے محمد جمیل احمد ایاز امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ ایس سی کے امتحان میں ۳۰۸ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ رہے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور انہیں آئندہ بھی ہمیشہ از پیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

آمین

ایڈیٹر روشن الدین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

یکم تاریخ آگئی ہے

بڑے تاجر احباب پہلے سودے کا منافعہ مساجد بیرون کی تعمیر کے لئے ادا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

"تاجروں کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ تجویز یہ پاس ہوئی ہے۔ کہ بڑے تاجر ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔ بڑے تاجروں کا بعض دفعہ ایک ایک سودے کا منافعہ چار چار پانچ پانچ سو روپے ہوتا ہے۔ جیسے میں نے بتایا ہے کہ کوئٹہ کے ایک دوست نے صرف ایک سودے کا منافعہ اڑھائی سو روپے بھجوا دیا۔ چھوٹا تاجر اگر ہزاروں سودوں کا منافعہ جمع کرے۔ تب شائد وہ اڑھائی سو روپے تک پہونچے۔ ہماری جماعت میں ایسے تاجر جو بڑی تجارتیں کرتے ہیں خدا کے فضل سے چار پانچ سو کے قریب ہیں۔ جیسے منڈیوں کے آڑھتی ہیں کمپنیوں والے ہیں۔ کارخانوں والے ہیں یا دوسرے تاجر ہیں۔ اور چھوٹا تاجر تو کئی ہزار ہے"

اگلے مہینے کی یکم تاریخ قریب آرہی ہے۔ اس لئے تاجر احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ پہلا سودا خدا تعالےٰ کے نام پر کریں۔ اور اس کا منافعہ مساجد بیرون کی تحریک میں ادا کریں۔ اس سے انشاء اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ آپکے باقی سودوں میں بھی برکت ڈالے گا۔ چھوٹے تاجر ہر ہفتے کے پہلے سودے کا منافعہ اس بابرکت فنڈ میں دیں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

زکوٰۃ کی تفصیل

بعض اوقات سیکرٹریان مال زر زکوٰۃ مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل سے اطلاع نہیں دیتے۔ یعنی یہ کہ اس میں سے کس قدر رقم کس دوست کے ادا کی ہے۔ چونکہ نظارت بیت المال میں ہر صاحب نصاب کا حساب قائم بنام رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ جس کے حصول کے لئے متعلقہ کارکنان کو بار بار لکھ کر تفصیل منگوانی پڑتی ہے۔ اگر سیکرٹریان مال اور دیگر عہدہ داران جماعت زر زکوٰۃ مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل اور معطی حضرات کے مکمل پتہ جات بھجوایا کریں۔ تو یہ دقت دور ہوسکتی ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران اس بات کا آئندہ ضرور خیال رکھیں گے

(نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

عبد الحلیم خان صاحب پسر چوہدری عبد الحبیب خان صاحب مرحوم چک ۲۸۸ جھنگ برانچ ضلع لائل پور نے اپنے برادران و خواہران اور اپنی والدہ مجیدان بی بی صاحبہ کی طرف سے دار القضاء میں درخواست دی ہے کہ ان کے والد مرحوم کے سندھ ویجی ٹیبل آئیل اینڈ الائیڈ پروڈکٹس میں خرید کردہ حصص ان کے نام منتقل کئے جائیں۔ جس پر بعد ضروری کاروائی کے کمپنی مذکور میں مرحوم کے خرید کردہ پانچ حصص سائلان کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر کسی کو اس فیصلہ پر اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اس کے خلاف اپیل کرسکتا ہے۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ)

تربیت اطفال

موجودہ زمانہ میں تربیت اطفال کا موضوع ایک نہایت اہم موضوع ہے اور جتنا اہم موضوع ہے۔ اسی قدر اس سے لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ اور بچوں کی تربیت کی طرف بالکل توجہ نہیں دی جاتی۔ قرآن کریم میں لا تقتلوا اولادکم کے الفاظ میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ایسے ماں باپ بہت ہیں جو اپنے بچوں کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا تو خیال رکھتے ہیں۔ اور کسی حد تک ان کی تعلیم کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ مگر ان کی تربیت سے عموماً ایسی غفلت برتتے ہیں۔ کہ گویا یہ کوئی قابل توجہ چیز ہی نہیں۔ حالانکہ تربیت کا سوال تعلیم کی نسبت بہت زیادہ ضروری اور تربیت کا مقام تعلیم کی نسبت بہت زیادہ بلند ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم (ابن ماجہ)

کہ اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

درحقیقت تربیت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ چھوٹی عمر میں جن بچوں کی تربیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور انہیں اسلامی اخلاق اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ بڑے ہو کر وہ قوم کے درخشندہ ستارے کہلاتے ہیں۔ اور قوم کو ان کے وجود پر فخر ہوتا ہے۔ بچپن میں تربیت کی مثال ایسی ہے جیسے معمار کوئی مکان بنائے اور اس کی بنیاد صحیح طور پر رکھے تو ساری عمارت درست ہوگی۔ لیکن اگر بنیاد میں ہی ٹیڑھی اینٹ رکھ دے۔ تو ساری عمارت ٹیڑھی ہو جائیگی پس تربیت اطفال بچپن سے ہونی چاہیئے۔ اور پوری توجہ سے بچوں کو اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق سکھلانے چاہئیں ونعم ما قیل

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

پس عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ والدین کی مدد سے ابتدا اور بچپن ہی سے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں۔ اور نگرانی رکھیں اگر یہ صورت ہر جماعت میں قائم کی جائے۔ اور عہدہ داران اپنے فرض منصبی کو سمجھیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں تربیت اولاد کے سلسلہ میں نمایاں انقلاب نظر آئے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حضرت مسیح پاک کی ایک دُعا

جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کو دس ہزار تک بڑھانے کے لئے اپنی جماعت کو اپیل کی ہے وہاں حضور فرماتے ہیں۔

"سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے آمین ثم آمین (ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء)

حضرت اقدس کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت سے عموماً اور امرا و پریذیڈنٹ صاحبان سے خصوصاً درخواست کی جاتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل صورتوں میں اپنا دست اعانت بڑھائیں

(۱) خود اس کی خریداری قبول فرمائیں

(۲) غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں میں اس کے خریدار پیدا کرنے کی سعی فرمائیں۔

(۳) دنیا کے مختلف ملکوں کی لائبریریوں سوسائیٹوں اور دنیا کی بڑی بڑی مذہبی شخصیتوں خاص طور پر مستشرقین یورپ و امریکہ کو رسالہ مفت بھجوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں۔

(۴) آپ اپنی یا اپنی جماعت کی طرف سے رسالے باہر بھجوانے کے لئے عطیہ جات ارسال فرمائیں۔

اندرون ملک کے لئے رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ اور باہر بھجوانے کے لئے بھی اسی قدر امداد فی رسالہ مطلوب ہے۔ وکیل التعلیم تحریک جدید

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۷/۶/۵۲ چوہدری محمد رشید صاحب ابن چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار حال سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ کی چھوٹی لڑکی بشریٰ رات ۹ بجے بعمر ۱½ سال وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عزیزہ مکرم چوہدری احمد جان صاحب (آرڈیننس آفیسر) امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی نواسی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور اپنے فضل سے عزیزہ کا نعم البدل اولاد نرینہ کی صورت میں عطا کرے۔ خاکسار قمر الدین

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۲ء

2

شریعت کا آٹھ نکاتی نعرہ

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے ایک حالیہ افتتاحیہ میں اس امر پر بحث کی گئی تھی۔ کہ مودودی صاحب نے جو آٹھ نکاتی نعرہ قانون شریعت کے متعلق جاری فرمایا ہے۔ یہ محض تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ قرارداد مقاصد اور پاکستان اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی روئداد میں وہ تمام باتیں زیر نظر ہیں۔ جنہیں اس آٹھ نکاتی نعرہ میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت روزنامہ "تسنیم" جو مودودی صاحب کی جماعت کا ترجمان ہے کا پرچہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۲ء ہے۔ اس میں مودودی صاحب کے صالح ایڈیٹر نے سول کے افتتاحیہ مذکورہ بالا پر اپنے افتتاحیہ میں تنقید عالیہ فرمائی ہے۔ ذرا پہلے عنوان کی شوخی ملاحظہ فرمایئے۔

"انڈو مرزائی معاصر کی بدحواسی"

اس عنوان کو دیکھ کر ہی انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس صالحیت کی دعویدار جماعت کے ترجمان کے مدیر محترم کے رگ وپے میں اسلامی اخلاق کس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور صالحیت کا جام کتنا اچھل اچھل کر باہر گر رہا ہے۔ کہ دور دور تک گزرنے والوں کے کپڑے بھی لتھڑے جا رہے ہیں۔

یہ تو ہے عنوان کا حال جس افتتاحیہ کا عنوان یہ ہے اس افتتاحیہ میں کیا کچھ ہوگا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ تاہم ہم یہاں چند نمونے پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہوں

(۱) اس دوران میں لاہور کا سابق اینگلو انڈین اور حال "انڈو مرزائی" معاصر منہ میں گھنگنیاں ڈالے مخبوط الحواس ہوکر گم سم بیٹھا رہا

(۲) ظاہر ہے کہ جب بدحواسی کا یہ عالم ہو تو استدلال کی فرسودگی کا کیا حال ہوگا۔

(۳) اس سلسلے میں معاصر نے "قادیانی سیاست" کے کچھ جواہر ریزے بھی پیش کئے ہیں۔

یہ چند فقرے نمونہ از خروارے ہیں۔ ورنہ روزنامہ "تسنیم" کے مدیر محترم نے اس تمام مقالہ میں جو صالحانہ لہجہ شروع سے آخر تک اختیار کیا ہے۔ تمام کا تمام "اسلامی اخلاق" کا عجیب و غریب مظاہرہ ہے۔

قطع نظر اس کے کہ مدیر محترم نے ان دلائل کو تو چھوا تک نہیں۔ جو سول نے اپنے ثبوت میں پیش کئے ہیں سارا زور "طنز نگاری" اور اس بات پر لگا دیا ہے۔ کہ فلاں صاحب نے ان نکات کو بڑا پسند کیا ہے۔ اور کہ ارباب حکومت نے ان نکات پر اور ہی موقف کے نقطۂ نظر سے بحث کی ہے۔ اور آج ڈیڑھ مہینے کے بعد سول ایک بالکل نئی بات پیش کر رہا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"اور یہ نکتہ بھی الوقوع سول کو اب الہام ہوا ہے۔ اور اس وقت الہام ہوا ہے۔ جبکہ اس مطالبہ نے پاکستان کے در و بام سے بلند ہوکر یقین دلا دیا ہے۔ کہ یہ مطالبہ مسلمانوں ہی کا مطالبہ ہے کسی جماعت یا فرد کا مطالبہ نہیں۔"

(تسنیم ۲۹ جون ۱۹۵۲ء)

یہ استدلال وہی ہے جو تمام نعرہ باز جماعتوں کا ہوا کرتا ہے یعنی ساری پبلک ہمارے ساتھ ہے۔ اور حقیقت صرف یہ ہوتی ہے کہ مختلف شہروں سے جماعت کے کارکن بوگس اجلاس کا انعقاد ظاہر کرکے ادھر ادھر سے انگوٹھے لگوا کر اخبارات میں پوسٹروں میں حکومت کو دق کرنے کے لئے شائع کر دیتے ہیں کہ اتنے عظیم الشان اجتماع میں یہ یہ ریزولیوشن منظور ہوئے۔

یہ اسلامی جماعت وہی سیاسی جماعت ہے جس نے پنجاب سرحد اور ریاست بہاولپور کے انتخابات پر لاکھوں روپیہ ضائع کر ڈالا ہے۔ اور آ جا کر بہاولپور میں شاید صرف دو امیدواروں کو کامیاب کرا سکی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کا آٹھ نکاتی نعرہ کس تدبیر سے ملک بھر میں گونجایا گیا ہے۔ جماعت کے مرکز سے بڑے بڑے خوشنما پوسٹر چھپوا کر اپنے دوستوں کے پاس بنڈل کے بنڈل بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ جو انہیں اپنے شہر اور قصبہ اور ارد گرد کے دیہات میں چسپاں کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی "انگوٹھا چسپانیدگی" کی مہم شروع کر دی جاتی ہے۔ اب کون ان پڑھ سادہ لوح مسلمان ہے جو "شریعت اسلامیہ" کا نام سنکر بھلا "شریعت اسلامیہ" کے مطالبات سے انکار کرے گا۔ انکار کرے تو کافر ٹھہرے۔ اس طرح چند انگوٹھے جمع کئے اور سائیکلوسٹائل کرکے جگہ بہ جگہ بھیج دیئے انگوٹھا لگانے والوں کو کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ کہ "شریعت اسلامیہ" ہے کیا چیز۔ بس "شریعت" اور "اسلام" کا نام سنا تو بیچارے نے ہتھیار ڈال دیئے۔

یہ وہی طریق ہے جو انکی (prototype) جماعت اپنی نعرہ بازی کی مہم میں کر رہی ہے۔ اور حالانکہ مسلمان ان کے کردار سے بیزار ہیں مگر وہ یہی پکار ڈال رہی ہے۔ کہ "یہ تمام مسلمانوں کا مطالبہ" ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ جو ملک کی فضا کو مودودی صاحب کے آٹھ نکاتی نعرہ سے گونجایا گیا ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ سول کا اعتراض یہ ہے کہ تمام باتیں پہلے قرارداد مقاصد اور بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے پروگرام میں موجود ہیں۔ کیا مودودی صاحب حلف اٹھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر شخص کو جس کا انگوٹھا چسپاں کرکے نعرہ کو گونجایا گیا ہے۔ قرارداد مقاصد اور بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی روئداد پڑھ کر سنائی گئی تھی۔ اور ان کو بتایا گیا تھا۔ کہ ان میں یہ یہ کمی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم یہ مطالباتی نعرہ بلند کر رہے ہیں؟

بات دراصل یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اسلامی جماعت تو جماعت احمدیہ کی ریس میں بنالی ہے۔ مگر آپ کے پاس کوئی اسلامی پروگرام قطعاً نہیں ہے۔ اس لئے آپ شروع ہی سے سیاست میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ آپ نے سیاسی علمائے دیوبند از قسم عبید اللہ سندھی وغیرہ کی تقلید میں اسلام کا ایک سیاسی نظریہ گھڑا۔ اور قرآن مجید کی آیات کے ٹکڑے سیاق وسباق سے جدا کرکے ان میں خود ساختہ معنے بھرے اور ان کو اپنے سیاسی نظریہ کے ثبوت میں پیش کیا۔ اسی خود ساختہ نظریہ کے مطابق آپ نے مسلم لیگ سے الگ اپنی سیاسی پارٹی کی تنظیم کی ہے۔

جب آپ کی امیدوں کے خلاف پاکستان بنا تو آپ نے "شریعتی قانون" کا نعرہ ایجاد کیا۔ حالانکہ قائداعظم نے بیسیوں دفعہ اعلان کیا تھا۔ کہ پاکستان کا قانون تو پہلے ہی قرآن کریم میں موجود ہے۔ یعنی پاکستان میں اسلامی قانون کے مطابق حکومت کی جائے گی۔ مودودی صاحب کے پاس چونکہ اپنا کوئی پروگرام نہیں تھا اور مسلم لیگ کی کامیابی کی وجہ سے اپنی توقعات میں شکست کھا چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے "تحصیل حاصل" کی مشق شروع کر دی جس طرح غالب نے اپنی دعاؤں کی غیر مقبولیت سے تنگ آکر یہ دعا مانگنا شروع کر دی تھی۔ کہ

دعا قبول ہو یارب کہ عمر خضر دراز

یعنی خواجہ خضرؑ جن کی عمر پہلے ہی قیامت تک دراز ہے ان کی درازی عمر کی دعا کریں۔ تاکہ دعا کی غیر مقبولیت کا امکان ہی نہ رہے۔ بعینہٖ مودودی صاحب نے بھی نعرہ بازی کا یہی پروگرام اختیار کیا ہے۔ چونکہ ان کو معلوم ہے کہ پاکستان کا قانون شریعت اسلامیہ کے مطابق ہی بنایا جائیگا اور ان کے پاس اور تو کوئی پروگرام ہے نہیں اس لئے انہوں نے "شریعت اسلامیہ" کا ایک ہمہ گیر نعرہ ایجاد کر لیا ہے۔ جس کو حالات کے مطابق مختلف الفاظ میں ڈھالتے رہتے ہیں اور اس طرح عوام کو گرما کر ان سے داد لیتے رہتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت کہہ سکیں۔ کہ یہ تو ہماری ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ جب قرارداد مقاصد پاس ہوئی۔ تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سربرآوردہ لوگوں نے یہی کہا۔ کہ دیکھا نا اگر ہم "شریعت اسلامیہ" کا نعرہ نہ لگاتے تو قیامت تک قرارداد مقاصد پاس نہ ہوتی۔ اب یہی کام وہ اس وقت کرینگے جب قانون ساز اسمبلی شریعت اسلامیہ کے مطابق قانون بنا کر ملک میں نافذ کرے گی اور وہ کہہ سکیں گے دیکھا نا؟ اگر ہم آٹھ نکاتی نعرہ سے ملک کی فضا کو نہ گونجاتے تو "شریعت اسلامیہ" کے مطابق قانون کس طرح بنتا؟

حالانکہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ وہی ہے جو کچھ سول اینڈ ملٹری نے لکھا ہے۔

متفرق احباب جماعت

احمدیوں پر اللہ تعالے کا فضل واحسان ہے کہ وہ ایک لڑی میں منسلک ہیں۔ تمام دنیا کے ممالک میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ وہاں انجمن ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ اور کئی دوست کسی نہ کسی انجمن کے ساتھ شامل ہیں۔ لیکن بعض دوست ایسے مقامات پر بھی ہوتے ہیں۔ جہاں قریب کوئی انجمن نہیں ہوتی۔ ایسے دوستوں کو اجازت ہے۔ کہ وہ مرکز کے ساتھ براہ راست تعلق رکھیں۔ اور اپنے چندے مرکز میں بھجواتے رہیں نظارت بیت المال ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے اپنے دفتر میں رکھتی ہے۔ جن میں ان کے ہر قسم کے چندوں کا حساب رکھا جاتا ہے۔ اور ان کو مرکز کی مالی تحریکات سے آگاہ رکھا جاتا ہے۔ پس ایسے احباب جو کسی جماعت کے ساتھ شامل نہیں ہیں اگر ان کے کھاتے پہلے سے کھلے ہوئے نہ ہوں۔ تو وہ اب نظارت بیت المال کو اپنے مکمل پتوں سے اطلاع دیں۔ تاکہ وہ مرکز سے تعلق مضبوط کرکے تنظیم کی برکات سے استفادہ

میری اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا

(از محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ سیال اہلیہ مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی)

حضرت اماں جان رضؓ کو میری والدہ مرحومہ ہاجرہ بیگم بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضرت خلیفہ اولؓ کی نواسی تھیں) سے بہت ہی محبت اور انس تھا۔ ۱۹۱۲ء میں جب ہم حضرت اماں جان رضؓ کے مکان واقعہ بہشتی مقبرہ میں چلے گئے۔ تو ہر عید پر حضرت اماں جان رضؓ کے ہاں سے عیدی کپڑے اور کھانا آیا کرتا تھا۔ میری والدہ کے ہر بچے کی پیدائش پر حضرت اماں جان فوراً تشریف لاتیں۔ اور بچے کو دیکھتیں بعض دفعہ پیارے بچوں کو لوری بھی دیتیں۔ اور ہمیں اکثر نصیحت آموز کہانیاں سناتیں۔ ہمارے بہشتی مقبرہ کے مکان میں رہنے کے عرصہ میں (ہم وہاں ۱۹۲۱ء میں گئے۔ اور وہاں ہی ۱۹۲۷ء میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ) جہاں تک میری یاد کام کرتی ہے۔ حضرت اماں جان رضؓ ہر صبح (الا ماشاء اللہ) نماز کے بعد باغ میں تشریف لاتیں۔ آپ کے ساتھ اکثر دو ایک عورتیں ہوتیں۔ پہلے سیدھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر تشریف لے جاتیں۔ پھر واپسی پر ہمارے گھر دروازے پر آ کر نہایت پیاری آواز سے میری والدہ کو پکارتیں۔ "ہاجرہ!" اور اس کے ساتھ ہی بلند آواز سے "السلام علیکم" فرماتیں۔ اور پھر اندر آ جاتیں۔ تھوڑی دیر بیٹھتیں والدہ سے باتیں کرتیں۔ سب کا حال پوچھتیں۔ اور پھر واپس تشریف لے جاتیں۔

ایک دفعہ حضرت اماں جان رضؓ سردیوں میں تشریف لائیں۔ میری والدہ دودھ بلو رہی تھیں۔ میرا چھوٹا بھائی رو رہا تھا۔ حضرت اماں جان رضؓ نے نہایت شفقت سے میری والدہ کو اٹھا دیا۔ اور فرمایا "اٹھ کر بچے کو لے لو" اور خود بیٹھ کر دودھ بلونا شروع کر دیا۔ اور پھر خود ہی مکھن نکالا۔ بکھرے ہوئے برتن اٹھوائے۔ اور واپس تشریف لے گئیں۔ اس کے بعد تو حضرت اماں جان رضؓ کا معمول ہو گیا۔ کہ ہر روز اپنے ساتھ کسی ایک عورت کو محض میری والدہ کو اس کام میں مدد دینے کے لئے ساتھ لاتیں۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی طرف جاتی ہوئی ہمارے ہاں چھوڑ جاتیں۔ اس عرصہ میں وہ عورت دودھ بلوتی رہتی۔ اور واپسی پر عورت کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے جاتیں۔ یہ مشفقانہ سلوک ایک عرصے تک جاری رہا۔

میری والدہ کی وفات کے بعد جلد ہی میری شادی ہو گئی۔ اس لئے مجھے پھر حضرت اماں جان سے وقفوں کے بعد ملنے کا موقعہ ملا۔ لیکن اتنی دیر بھی۔ کہ دو تین مہینے سے زیادہ وقت گذر جائے۔ حضرت اماں جان رضؓ کو میں نے اکثر (جب بھی آپ مجھ سے میری والدہ کی وفات کے بعد ملی ہیں) رقت اور پیار کے ساتھ ان کا ذکر کرتے سنا۔ اور ایک عجیب کرب کے ساتھ ہمیشہ فرماتیں:-

"یا اللہ میری ہاجرہ کے بچوں پر رحم کیجو" اور ہر چھوٹے اور بڑے بچے کو ہمیشہ سینہ سے لگا کر فرماتیں۔ "یہ میری ہاجرہ کے بچے ہیں۔"

۱۹۲۹ء میں میری شادی ہوئی۔ حضرت اماں جان رضؓ دو دن پہلے آ کر ہمارے ہاں رہیں۔ اور نہایت شفقت اور توجہ سے میرا خیال رکھا۔ ایک رات پہلے محترمہ بے بے جی (والدہ صاحبہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) قادیان تشریف لے آئے تھے۔ بے بے جی محترمہ رضؓ اور حضرت اماں جان رضؓ بہت رات تک باتیں کرتی رہیں۔ رات کے کوئی بارہ ایک بجے کے قریب بے بے جی اور حضرت اماں جان رضؓ میرے پاس آئیں۔ میں جاگ رہی تھی۔ اماں جان رضؓ نے نہایت پیار سے پوچھا۔ "کیوں" میرے کانوں میں اس وقت تک وہ "کیوں" گونج رہی ہے۔ میں روتے ہوئے اماں جان رضؓ سے لپٹ گئی۔ مجھے پانی پلوایا۔ خاص طور پر ہاتھوں اور پاؤں کی مہندی دیکھی۔ جہاں سے اتر گئی تھی۔ وہاں اپنے ہاتھ سے دوبارہ لگائی۔ اور بہت دیر تک میرے پاس بیٹھی مجھے پیار کرتی رہیں۔

حضرت اماں جان رضؓ کو بے بے جی محترمہ سے دلی تعلق اور لگاؤ تھا۔ ان کے آنے پر میں نے ہمیشہ دیکھا۔ کہ بہت مسرت کا اظہار فرماتیں۔ ان کے لئے خاص طور پر خود کھانے وغیرہ کا اہتمام کرتیں۔

میری شادی پر بہت سی چیزیں بطور تحفہ دیں۔ پھر عین جب میں رخصت ہونے لگی۔ تو چپکے سے میرے ہاتھ میں کچھ روپے دیئے۔ اور فرمایا۔ "لڑکیوں کو بعض دفعہ ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہ تم اپنے پاس ہی رکھنا۔" شادی کے بعد جب میں واپس آئی۔ تو میرے ساتھ میری شفیق بے بے جی بھی تھیں۔ خاص طور پر حضرت اماں جان رضؓ نے ہماری دعوت کی۔ اور سارا دن بلا کر اپنے پاس ٹھہرایا۔

قادیان کی ایک ملاقات

حضرت اماں جان رضؓ سے ایک دفعہ میں قادیان ملنے گئی۔ دیکھا کہ آپ باورچی خانہ میں پراٹھے پکا رہی ہیں۔ میں نے کہا۔ اماں جان رضؓ آپ بیٹھی ہیں۔ اٹھیں میں پکاتی ہوں۔ تو بہت نرم اور میٹھی آواز میں قہقہہ لگا کر فرمایا۔

"تمہیں روٹی پکانی آتی ہے۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے۔ جیسے تم صرف کھیلنا اور ہنسنا ہی جانتی ہو۔ اور مجھے اسی طرح ہی اچھی لگتی ہو۔ یہاں بیٹھو۔ میں روٹی پکاتی ہوں۔ تم کھاؤ۔" میں ہنستے ہوئے وہیں بیٹھ گئی۔ حضرت اماں جان رضؓ نے میرے آگے چوکی بچھوا دی۔ اور اس پر مجھے خود کھانا نکال کر دیا۔

اور یہ تو اکثر ہوا۔ کہ جب کبھی میں رات کو باہر سے قادیان پہنچی۔ تو صبح سویرے ہی حضرت اماں جان رضؓ کسی عورت کے ساتھ میرے ابا جان کے گھر تشریف لے آئیں۔ اور آتے ہی اپنی مخصوص بلند آواز میں "السلام علیکم" کہا۔ (بعض دفعہ تو میں ابھی سو ہی رہی ہوتی تھی) اور نہایت محبت سے سینہ سے لگا لیا۔ اور فرمایا۔ مجھے رات اطلاع ہو گئی تھی۔ کہ میری آمنہ آ گئی ہے۔ اس لئے میں صبح ہی ملنے کے لئے آ گئی۔ بعض دفعہ میرے ساتھ چوہدری صاحب (چوہدری عبداللہ خاں) بھی ہوتے۔ اور چونکہ ان کی ٹانگ خراب تھی۔ اس لئے میرے اصرار کے باوجود ان کو نیچے نہ اترنے دیتیں۔ اور خود اوپر جا کر ان سے ملتیں۔ اور خیریت دریافت فرماتیں۔

ڈلہوزی کی ایک صحبت

۱۹۴۱ء میں حضرت اماں جان رضؓ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ڈلہوزی تشریف فرما تھیں۔ اتفاق سے میں بھی وہاں ہی تھی۔ چوہدری صاحب ان دنوں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ٹانگ کے اپریشن کے لئے گئے ہوئے تھے۔ آپ اس خیال سے کہ میں گھبراتی ہوں۔ اکثر میرے ہاں تشریف لے آتیں۔ بعض دفعہ سارا دن تشریف رکھتیں۔ چوہدری صاحب کے لئے دعا فرماتیں۔ اور خاص طور پر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے لئے دعا فرماتیں۔ اور مجھے بھی ان کے لئے دعا کرنے کی تاکید فرماتیں۔ ایک دفعہ بچوں کو فرمایا:-

"وضو کر کے آؤ۔ اور نماز میں اپنے تایا ابا اور ابا کے لئے دعا کرو۔"

اکثر مجھ سے بھائی جان (چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) کی صحت اور حالات دریافت فرماتیں۔

ایک دفعہ قادیان میں میں سیدہ مریم صدیقہ کے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ اتنے میں اماں جان تشریف لے آئیں۔ اور چوہدری صاحب محترم کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ بلند پایہ کا انسان ہے۔ اس کو کوئی کوئی سمجھ سکتا ہے۔"

تقسیم ملک کے بعد جب میں ٹاٹا نگر سے لاہور آئی، تو حضرت اماں جان رضؓ رتن باغ میں مقیم تھیں۔ میں جا کر ملی۔ اماں جان رضؓ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔

"کڑیے تیرے ابا تے او تھے ہی رہ گئے۔"

اور مجھے اپنے ساتھ لگا لیا۔ میں نے کہا۔ اماں جان رضؓ مجھے تو ذرا بھی گھبراہٹ نہیں۔ آپ سب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے آ گئے۔ تو سب کچھ آ گیا۔ آبدیدہ ہو کر فرمایا۔

"مجھے فتح محمدؐ کی بڑی تکلیف ہے۔"

اماں جانؓ فداک روحی۔ آپ کے آنسوؤں پر ہمارا سب کچھ قربان! ہم سب یہاں ہیں۔ اور آپ چلی گئیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی آپ کے بدلے نہ جا سکا۔

۱۹۴۸ء کے اپریل میں جب میرے ابا جان گورداسپور جیل سے رہا ہو کر آئے۔ تو انہیں ایک رات بوسٹل جیل میں گذارنا تھی۔ دوسری صبح ان کی رہائی کی تھی۔ ہم بوسٹل جیل گئے۔ ابا جان سے ملے۔ اور انہوں نے باہر نکلتے ہی کہا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم پر کتنے احسان ہیں۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ساتھ ہمارا تعلق اتنا گہرا کر دیا ہے۔ کہ ہم کسی حالت میں مایوس نہیں ہوتے۔"

اس کے بعد فوراً کہا۔ میں سب سے پہلے حضرت اماں جان رضؓ اور "مصلح الموعود" سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے بتایا۔ کہ حضور تو سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضرت اماں جان رضؓ یہیں ہیں۔ ہم سیدھے رتن باغ پہنچے۔ میں وہ محبت بھرا ایمان افروز نظارہ کبھی نہیں بھول سکتی۔ ہم سیڑھیاں چڑھے۔ ابا جان دروازے میں ٹھہر گئے۔ میں حضرت اماں جان رضؓ کے پاس پہنچی۔ ان دنوں حضرت اماں جان رضؓ کی طبیعت قادیان سے آ کر کمر درد کی وجہ سے سخت خراب تھی۔ آپ نیم غنودگی میں لیٹی ہوئی تھیں۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ اماں جان رضؓ! میرے ابا جان آ گئے ہیں۔ اور باہر کھڑے ہیں۔

اللہ! اللہ! کس بجلی کی سی پھرتی سے اماں جان رضؓ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ کپڑا کمر کے گرد باندھا ہوا تھا۔ ننگے پاؤں مجھ سے بھی پہلے دروازے کے پاس پہنچی ہوئی تھیں۔ وہ ام المومنین بے چینی کے ساتھ مضطربانہ تھوڑی سی جگہ میں چکر کاٹ رہی تھیں۔ اور میرے والد سے بار بار حال پوچھ رہی تھیں۔ اور میں اماں جان رضؓ کے اس فقرے کو محسوس کر رہی تھی۔ "مجھے فتح محمدؐ کی بڑی تکلیف ہے۔"

جب حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ربوہ مستقل رہائش کے لئے تشریف لے گئے۔ تو میں بھی ساتھ گئی۔ جس مکان میں ہم سب نے کھانا کھایا۔ حضرت اماں جان اس کے برآمدے میں تشریف فرما تھیں۔ میں جا کر پاس بیٹھ گئی۔ باتوں باتوں میں میں نے کچھ ایسا فقرہ کہا۔ جس کا مفہوم کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ ربوہ قادیان جیسا لگتا ہے۔ یہ قادیان کے غم کو دور کر دیگا۔ حضرت اماں جان رضؓ میرے پاس لیٹی ہوئی تھیں۔ جوش سے اٹھ کر بیٹھ گئیں میرے کندھے کو ذرا جھٹک کر رنج کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"تم اس جگہ کو بھول جاؤ گی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دفن ہیں۔"

میری زندگی میں شاید یہ پہلا اور آخری خفگی کا اظہار تھا جو حضرت اماں جان نے فرمایا۔ اور مجھے اس کا بیحد دکھ اور قلق ہے۔ کہ میرے منہ سے ایسا فقرہ کیوں نکلا۔ مگر اس سراپا احسان کی بے نیازی دیکھئے۔ کہ اس کے فوراً بعد کی گفتگو محبت اور پیار میں بسی ہوئی تھی مجھے ہمیشہ

مکّہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی اور سکھ لٹریچر

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

(۱)

پچھلے دنوں خاکسار نے مشرقی پنجاب کے بعض اخباروں اور رسالوں کے ایڈیٹروں کی خدمت میں جناب بابا نانک صاحبؒ کے پاؤں کے ساتھ مکہ یا کعبہ گھومنے کی من گھڑت اور دلآزار ساکھی سے متعلق ایک سوال بھجوایا تھا۔ اکثر اخباروں اور رسالوں کے ایڈیٹروں نے اس سے متعلق رہنے میں ہی مصلحت خیال کی۔ ایک ایڈیٹر صاحب نے بذریعہ خط اس سوال کا جواب شائع کرنے کی معذوری پیش کی۔ ایک مشہور و معروف رسالہ "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" نے میرا سوال اپنے الفاظ میں شائع کرنے کے بعد یہ لکھا کہ:-

"گیانی عباد اللہ صاحب کے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے کافی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ یہ درست ہے کہ سکھ تاریخ میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ گورمت میں کراماتوں اور شعبدہ بازیوں کو بہت بری طرح ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایسے سوالوں سے متعلق اپنی رائے لکھنے سے قبل "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" کے سمجھدار ناظرین کے ذاتی خیالات سے فائدہ اٹھایا جائے اس طرح باہمی غور و فکر سے جہاں ہمارے تحقیق کے شوق میں اضافہ ہوگا وہاں ہم اچھے خیالات سے بھی پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

اس لئے گورو اتہاس کے کھوجی (محقق) ناظرین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے خیالات لکھ کر ارسال کرنے کی مہربانی کریں۔ اگلے مہینہ کے "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" میں ان باہر سے آئے ہوئے خیالات کو شائع کرنے کے علاوہ ہم اپنی رائے بھی پیش کریں گے" (ایڈیٹر)

(ترجمہ از خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مئی ۱۹۵۲ء صفحہ ۸)

خاکسار نے خالصہ پارلیمنٹ کا یہ نوٹ پڑھنے کے بعد ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ لکھ دیا کہ از راہ کرم میرے سوال کا جواب دینے سے قبل اتنی مہربانی ضرور کریں کہ میرے سوال کو میرے تحریر کردہ الفاظ میں نقل فرمائیں کیونکہ اس کے علاوہ میرے سوال کے مفہوم میں فرق پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس کے بعد آپ جو چاہیں اس کے جواب میں تحریر کر سکتے ہیں۔ نیز میں امید کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں مجھے بھی اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے گا

اس کے علاوہ مشرقی پنجاب کے مشہور و معروف گورمکھی رسالہ "پریت لڑی" نے خاکسار کا سوال معہ اپنے جواب کے شائع کیا

میرا سوال:- اس غلط اور بے بنیاد ساکھی سے متعلق میرا سوال یہ تھا کہ:-

"سکھ لٹریچر میں مرقوم ہے کہ گورو نانک صاحب نے اپنے چرنوں سے "مکہ یا کعبہ" گھما دیا تھا۔ بعض سکھ ودوانوں نے اس واقعہ کو خالص گپ تسلیم کیا ہے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ باوا صاحب نے مکہ کے لوگوں کے دل پھیر دیئے تھے۔ کیا اگر کوئی مسلمان سکھوں والا لباس پہن کر ہرمندر صاحب امرتسر کی طرف پاؤں کر کے سو جائے تو سکھ اسے برداشت کر لیں گے؟ اگر نہیں تو پھر ایسی لغو اور فضول بات بابا صاحب ایسی شخصیت کی طرف کیوں منسوب کی گئی ہے؟ آپ کا اس سے متعلق کیا خیال ہے؟"

(عباد اللہ گیانی پاکستان)

سردار گوربخش سنگھ صاحب بی۔ایس۔سی (امریکہ) ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے میرے اس سوال کا نہایت مختصر مگر معقول جواب مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا ہے:

"زمین کے کسی حصہ کا اپنی حدود سے الگ غیر قدرتی طور پہ گھوم جانا میں ناممکن خیال کرتا ہوں۔

میں اس ساکھی کو بابا نانک صاحب کی بزرگی کے خلاف سمجھتا ہوں۔ آپ کی مثال بہت صحیح ہے۔ اگر کوئی صاحب کمال مسلمان فقیر کسی سکھ کی عقیدت کو صرف وہم پرستی ثابت کرنے کے لئے پوجیہ گوردوارہ اس کی قابل احترام یادگار کو پھیرنے کا خیال دل میں لے آئے تو میرے خیال میں وہ اپنی طاقت کے گھمنڈ سے لاکھوں عقیدت مندوں کی عقیدت کو ٹھیس لگانے والا ہوگا۔ میں ایسے شخص کا احترام نہیں کر سکتا۔

گورو نانک صاحب کو میں محبت کا مجسمہ دوسروں کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کا احساس رکھنے والا بزرگ تسلیم کرتا ہوں ان کی طرف ایسی ساکھی منسوب کرنے والوں کا ولیوں اور فقیروں کی بزرگی کا معیار مجھے بہت بلند معلوم نہیں ہوتا۔ ایک ولی دوسرے ولی کی یادگار سے متعلق ادب کا بے مثال مجسمہ ہوتا ہے۔"

(ترجمہ رسالہ پریت لڑی مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۳۱-۳۲)

سردار صاحب نے نہایت مختصر اور معقول طریق پہ مکہ یا کعبہ گھومنے کی من گھڑت ساکھی کی لغویت ظاہر کی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ ایک ایسا لغو اور بے بنیاد قصہ ہے۔ جو نہ صرف اسلام کے خلاف ہے بلکہ بابا صاحب کی بزرگی کے بھی منافی ہے۔ مگر مئی ۱۹۵۲ء کا رسالہ پریت لڑی دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی ہے کہ متعدد سکھوں نے سردار گوربخش سنگھ صاحب کے اس معقول اور حقیقت پہ مبنی جواب کو قابل اعتراض گردانا ہے اور ان کو اس سلسلہ میں کئی چٹھیاں ارسال کی ہیں کہ انہوں نے ایسا جواب کیوں شائع کیا ہے۔ بابا صاحب نے اپنے چرنوں سے مکہ ضرور گھمایا تھا۔ چنانچہ سردار صاحب موصوف بیان کرتے ہیں۔

"گیانی عباد اللہ کے سوال کا جواب میں نے پچھلے پرچہ میں اپنے جھروکہ میں سے نظریاتی سچائی کی روشنی میں دیا تھا۔ متعدد لوگوں کی طرف سے بے شمار چٹھیاں آئی ہیں کہ بابا صاحب نے مکہ ضرور گھما دیا تھا۔"

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی مئی ۱۹۵۲ء)

سردار صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں سردار پیارا سنگھ بمبئی کی ایک چٹھی کا اقتباس بھی شائع کیا ہے جو ان کے نزدیک تمام چٹھیوں کا مشترکہ ہے اس میں مرقوم ہے کہ:-

"زمین کا اپنی حدود سے گھوم جانا ضرور ناممکن ہے لیکن بابا صاحب میں یہ طاقت ضرور تھی کہ ان غلطی میں مبتلا لوگوں کو ہر طرف مکہ ضرور دکھا سکتے تھے اور انہوں دکھایا یہ ساکھی بابا صاحب کی طرف یونہی منسوب نہیں بلکہ یہ لوگوں کی اصلاح کی بے نظیر مثال ہے۔"

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی مئی ۱۹۵۲ء)

سردار پیارا سنگھ نے زمین کا گھوم جانا ناممکن بھی تسلیم کیا ہے اور ساتھ ہی بابا صاحب کے پاؤں کے ساتھ مکہ گھوم جانے کی من گھڑت اور بے بنیاد ساکھی کو درست بھی قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اگر زمین کا اپنی حدود سے الگ غیر قدرتی طور پہ گھوم جانا ناممکن ہے۔ تو پھر مکہ کا پھرنا بالکل غلط ہوگا۔ اور اگر مکہ کا گھوم جانا درست ہے .... تو پھر زمین کا غیر قدرتی طور پہ گھوم جانا ناممکن نہ ہوگا۔ مگر سردار پیارا سنگھ صاحب عقیدت کے جوش میں ضدین کو جمع کر رہے ہیں۔ نیز آپ اس من گھڑت قصہ کے ثبوت میں اس سے متعلقہ ساکھی کو پیش کر رہے ہیں۔ آپ کو شاید علم نہیں کہ یہ ساکھی بالکل بے بنیاد اور سرے سے غلط ہے جو بعد میں سکھ کتب میں داخل کی گئی ہے۔ چنانچہ آج سے نصف پون صدی قبل بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس من گھڑت اور لغو ساکھی کی تغلیط کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"یہ افتراء کہ گویا مکہ باوا صاحب کے پیروں کی طرف پھرتا تھا نہایت مکروہ افتراء ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بیہودہ باتیں اس وقت کتاب میں ملائی گئی ہیں کہ جب بابا نانک صاحب کا حج کرنا مشہور ہو گیا۔"

(ست بچن صفحہ ۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے اس امر پہ روشنی پڑتی ہے کہ جس غلط اور بے بنیاد ساکھی کی بنا پہ سکھ لوگ مکہ یا کعبہ گھوم جانیکا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں اور سردار منیر سنگھ ایم۔اے بی سی ایسے ودوان بھی اسے بابا نانک صاحبؒ کا معجزہ قرار دے کر لکھتے ہیں۔

"بابے مکہ پھیریا ظاہری کلا دکھائی"

(چھوٹی جنم ساکھی صفحہ ۱۰۳)

وہ ساکھی سکھ کتب میں بعد میں ملائی گئی ہے تا بابا صاحب کے حج پہ پردہ ڈالا جا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نزول المسیح سے اس امر پہ روشنی پڑتی ہے کہ حضور نے اپنے ایک کشف کی بنا پہ سب سے پہلے ۱۸۷۲ء میں بابا صاحب کے اسلام کا زبانی طور پہ اظہار فرمایا تھا (ملاحظہ ہو نزول المسیح صفحہ ۲۰۴) اس کے بعد حضور نے ۱۸۸۷ء میں کتاب "سرمہ چشم آریہ" شائع فرمائی۔ جس میں اجمالی رنگ میں بابا صاحب کے اسلام کا اعلان مندرجہ ذیل الفاظ میں

"گورو نانک صاحب نے جا بجا وید کی مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی انہوں نے دین اسلام کے عقائد کو پسند کیا ہے...... نانک صاحب حسب تعلیم قرآن شریف خدا تعالیٰ کے خالق اور رب العٰلمین ہونے پہ ایمان لے آئے تھے" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۳۱)

اس کے بعد حضور نے ۱۸۹۵ء میں "ست بچن" کے نام سے اس موضوع پہ ایک مستقل کتاب بھی شائع فرمائی جس میں تفصیل کے ساتھ سکھ کتب کے حوالہ جات سے بابا صاحب کے اسلام پہ بحث فرمائی اور تمام دلائل کو یکجا جمع کر دیا اس کے بعد سکھوں پہ اس مسئلہ سے متعلق ہر رنگ میں حجت پوری کرنے کے خیال سے اپریل ۱۸۹۷ء میں ایک سکھ ودوان سردار راجندر سنگھ صاحب خالصہ بہادر کو مباہلہ کیلئے دہلی بلایا اور پانچ سو روپیہ نقد انعام بھی مقرر فرمایا۔ مگر خالصہ بہادر میدان میں نہ آئے۔

درخواستہائے دعا

خاکسار کے بچے عزیز محمد اسمٰعیل بعمر ۹ سال کی دماغی عارضے کی وجہ سے اچانک نظر بند ہو گئی ہے اور اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

شیخ معراج الدین پنساری گوجرانوالہ

(۲) میرا بھتیجا عزیزم غلام مرتضیٰ خان بخار سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

خان محمد عربی ماسٹر فاضل پور ڈیرہ غازیخان

مبارک زندگی وہی ہے جو دین کی خدمت میں بسر ہو (مسیح موعودؑ)

(۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے اپنی رضا کو وقف کر دیا ہے۔ ان مومنوں کے لئے جو اس کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔

(۲)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ترکت فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی یعنی میں اپنے بعد اسلام کی مضبوطی کے لئے تمہارے درمیان دو مضبوط چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک قرآن کریم اور دوسرے واقفین زندگی۔ جو اپنی جانوں کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کر چکے ہوں۔ جب تک یہ دونوں چیزیں دنیا میں موجود رہیں گی۔ اسلام مضبوط رہیگا

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "میں چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو۔ اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے۔ جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے۔ اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو۔ کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیش اسے حاصل ہوں۔ پھر بھی وہ عیش نہیں۔ بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے۔ جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۶)

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

خدا تعالیٰ یہ کسی سے ہرگز نہیں پوچھے گا۔ کہ میں نے تجھے مال دیا تھا تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے لگا تھا کہ تیرے ماں۔ باپ یا بیوی بچوں یا دوسرے رشتہ داروں نے تجھے ایسا کرنے سے روکا۔ تو تو رکا کیوں نہیں۔ یا دین کو چند مخلص خدام کی ضرورت تھی۔ تیرے دل میں خیال آیا کہ اپنی زندگی وقف کر دوں۔ مگر تیرے ماں باپ اس کے خلاف تھے وہ تجھے روکنا چاہتے تھے تو رکا کیوں نہیں۔ خدا تعالیٰ یہ سوال کسی سے نہ کرے گا۔

بلکہ کہے گا

بلکہ اے شخص میں نے تجھے مال دیا تھا۔ تو نے اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا ارادہ کیا مگر تیرے ماں باپ یا بیوی اور بچوں نے اس سے روکا اور تیرے رستہ میں کھڑے ہو گئے۔ پھر بھی تو رکا نہیں بلکہ میری راہ میں دے دیا۔ اب میری جنت تیرا مال ہے۔ جا اور اس پر قبضہ کر لے

وہ یہ نہیں کہے گا

کہ دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے لئے تجھ سے مطالبہ کیا گیا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر آفت آئی ہوئی تھی۔ جب اسلام مددگاروں کے لئے چلا رہا تھا۔ تو نے خیال کیا کہ اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دے۔ مگر تیرے ماں باپ اور بیوی بچے اس کے مخالف تھے۔ کہ کیوں زندگی کو ضائع کرنے لگا ہے۔ تیرے ماں باپ جن کے احترام کا میں نے حکم دیا ہے۔ تیری بیوی جس کے ساتھ میں حسن سلوک کا میں نے حکم دیا ہے۔ یہ روکتے تھے۔ مگر تو پھر بھی نہ رکا تو نے ایسا کیوں کیا۔ اور کیوں ان کی بات نہ مانی۔ بلکہ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے

یہ کہے گا

کہ جس وقت اسلام مصیبت میں تھا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مدد کے لئے پکار رہی تھی تو نے آگے بڑھا کہ اسلام کی خدمت کرے۔ اس وقت تیرے ماں باپ جنہوں نے تجھے پالا تھا اور بڑھایا تھا۔ انہوں نے اپنی ان خدمتوں کا واسطہ دے کر تجھے روکنا چاہا مگر پھر بھی تو نہ رکا۔ اے شخص تو نے میری خاطر ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ بیوی بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی رشتہ داروں کے قطع تعلق سے نہ ڈرا۔ "پس آج میں ہوں تیری ماں اور میں ہوں تیرا باپ"

(الفضل ۶ رمئی ۱۹۴۴ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے پیش نظر اور ہر وقت مرکز میں ہر مجلس کے متعلق مکمل معلومات رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی مجلس کے اراکین کی صحیح تعداد مکمل کوائف کے ساتھ ہر وقت دفتر میں موجود رہے۔ اور جب بھی اس میں کوئی تبدیلی ہو کمی کی صورت میں یا زیادتی کی صورت میں اس کی فوری اطلاع آنی ضروری ہے۔ تا مرکز کا ریکارڈ مکمل رہے۔ اس وقت تک آپ کی طرف سے جس قدر فارم رکنیت پر ہو کر مرکز میں موصول ہو چکے ہیں ان کے علاوہ اور رہ جانے والے خدام کے فارم رکنیت پُر کروا کر ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں بھجوا دیں۔ اس کے لئے چند فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر مزید درکار ہوں تو مرکز سے منگوا لیں۔ اسی طرح جو خدام آپ کی مجلس سے چلے گئے ہوں۔ یا اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کے ناموں سے بھی اطلاع دیں۔

(سید جواد علی مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مغربی پاکستان مشرقی پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کی خاص توجہ کیلئے

۳۱ رمئی تک سو فیصدی وعدے پورے کرنیوالی جماعتیں

(۱) ذیل میں ان جماعتوں کی ایک فہرست دی جا رہی ہے۔ جن کے دفتر اول کے اٹھارہویں سال کے وعدے ۳۱ رمئی۔ یا جون کے پہلے ہفتہ تک نوے فی صدی یا سو فی صدی تک پورے ہو چکے ہیں۔ احباب کرام اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) اس کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں کا سو فی صدی ادا ہو چکا ہے وہ یہ کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدہ کرنے والے دوست خصوصاً جن کے وعدوں میں قربانی کا معیار کم نظر آتا ہے۔ وہ اس میں اضافہ کر کے سو فی صدی سے بھی بڑھا دیں

(۳) اور جن کے وعدے سو فی صدی بھی نہیں ہوئے انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم جولائی کے پہلے ہفتہ تک ان کا وعدہ بھی سو فی صدی سے اوپر ہو جائے۔

(۵) اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں کے وعدے۔ ۳۰ رجون تک سات ماہ کے عرصہ میں ستر فی صدی وصول ہو جائیں گے۔ ان جماعتوں کے نام بھی اسی طرح شائع کر دیئے جائیں گے اسلئے وعدہ کرنے والے احباب اور عہدیداروں کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ احباب کوشش کریں۔ کہ ہر جماعت کا وعدہ خواہ وہ زمیندار ہو یا شہری سات مہینے کے عرصے میں کم از کم ستر فی صدی ادا ہو جائے۔

(۶) مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی جماعتیں اپنے حساب کا محاسبہ کریں۔ مشرقی پاکستان کی جماعتوں پر یہ بھی واضح رہنا چاہیئے کہ پراونشل امیر صاحب کی طرف سے ان کو اطلاع ہو چکی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کا اپنا تمام چندہ معہ فہرست تفصیل کے براہ راست مرکز ربوہ میں بذریعہ بنک ڈرافٹ چیک یا بیمہ یا منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ یا وکیل المال تحریک جدید کے پتہ سے ارسال کریں۔

(۷) بیرونی ممالک کی جماعتوں کو بھی یہ اطلاع دی جا چکی ہے اور اخبار کے ذریعہ بھی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بیرونی ممالک کی جماعتیں انقلاب سے پہلے بالعموم ۳۰ رنومبر تک اپنے وعدے نوے اور سو فیصدی تک پورے کرتی آئی ہیں۔ انہیں اب بھی اپنی گذشتہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے ۳۱ رجولائی تک سابقون میں آنے کے لئے اپنے وعدے کی سالم رقم یا اس کا بڑا حصہ ادا کرنا چاہیئے علاوہ ان کی یہ ۳۱ رجولائی کی ادائیگی بیرونی ممالک کے مبلغین کو پیشگی اخراجات ارسال کرنے میں امداد کرے گی

بیرونی ممالک کی جماعتیں اپنے وعدے کی رقوم ۳۱ رجولائی تک وصول کر کے اپنے مقامی بنک میں داخل کر دیں اور مقامی بنک کی رسید معہ تفصیل وکیل المال تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ بنک کی رسید ملنے پر ان کی ادائیگی سو فی صدی سمجھی جائے گی۔ اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۰ رنومبر یا جلسہ تک ان کی ہر جماعت کا وعدہ سو فی صدی ادا ہو جائے۔ بیرونی ممالک سے ابھی جماعتوں کے وعدوں کا بھی انتظار ہے۔ وہ توجہ فرمائیں۔ فہرست حسب ذیل ہے:-

نام جماعت	وعدہ	وصولی
سمبڑیال	۲,۲۸۰/۲/۰	۲,۲۰۰/۲/-
چھور سیالکوٹ	۳۹۳/۵/۰	۳۹۳/۵/-
کرتو فتحپورہ	۱۲۵/۸/-	۱۲۵/۴/-
چک ۹۰ گنگاپور	۱۱۸/-	۱۱۸/-
" ۴۴ گ۔ب	۷۱۸/-	۶۹۶/-/-
" ۲۴ ج۔ب	۷۴/۸	۷۴/۸/-
" ۳۰ ۲ گ۔ب	۳۲۱/-	۳۲۱/-
چنیوٹ	۳۱۷/۱۵	۲۹۱/-
بھلوال	۸۸/-	۸۳/-
چھنی تاجہ ریحاں	۷۰/-	۷۰/-
چک ۸۷ ج	۲۳۱/۸	۲۰۲/-
دھیر کے کلاں	۷۴/۱۲	۷۴/۱۲
گھٹیہ	۶۸/۴	۶۸/۴
سرائے عالمگیر	۲۵/-	۲۵/-
ڈنگہ	۲۱۵/۱۰/-	۲۰۹/-
کنجاہ	۴۷/۵/-	۴۷/۵
کوٹ فتح خان	۱۶۸۲/-	۱۶۷۲/-
محمودہ	۴۶۱/-	۴۱۲/-
لیہ	۱۹۲/-	۱۶۵/-

نام جماعت	وعدہ	وصولی
نوشہرہ چھاؤنی	۷۹۹/۸	۷۴۵/-
رسالپور "	۳۶۸/-	۳۶۸/-
اسماعیلہ سرحد	۴۸/-	۴۸/-
چک ۵۵ اوکاڑہ	۳۶۰/-	۳۶۰/-
" ۲۴۵ E.B	۶۹/۱۰	۶۹/۱۰
نیل کوٹ ملتان	۷۰/۴	۷۲/۱۲
کبیروالہ	۱۱۰/-	۱۱۰/-
بوڑیوالہ	۱۴۸/-	۱۴۸/-
چک ۲۴۳ E.B	۴۶/-	۴۶/-
چک ۱۶۶ نہر مراد	۲۷۰/۹	۲۴۸/-
" ۱۲۱ کوٹ فرزند	۱۶۸/-	۱۶۸/-
جھبیل	۸۳/۴	۸۳/-
کرنڈی سندھ	۲۳۲/۴	۲۳۲/۴
جیمس آباد	۵۶/۴	۵۶/۴
میزان	۱۰۳۴۱/۸	۱۰,۰۰۲/۶

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

داڑھی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان

حدیث شریف میں ہے۔ قصوا الشوارب واعفوا اللحی۔ کہ اے مسلمانو! مونچھوں کو کم کرو۔ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ جو اصحاب داڑھی کے معاملہ میں افراط و تفریط میں گرے ہیں۔ وہ حدیث کے الفاظ پر غور کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل بنانے کی کوشش فرمائیں۔

اب جو لوگ برائے نام داڑھی کو اپنے منہ پر رکھتے ہیں۔ وہ غور فرمائیں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ یا خلاف جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو مومن کی یہ شان بیان فرماتے ہیں۔ کہ لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین۔ کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا کے رسول کو اپنے والد اور اپنی اولاد اور سب مخلوق سے محبوب ترین قرار نہ دے۔ اور خدا کے رسول کو محبوب ترین قرار دینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ رسول کی بات کو مانا جائے۔ اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان داڑھی کے متعلق حسب ذیل ہے:۔

"عرب صاحب نے داڑھی کے متعلق پوچھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض داڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں اس سے ایسی کراہت ہے۔ کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو۔ تو ایک مشت رکھوا کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔" (بدر ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

احباب انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ شعار اسلامی کو قائم کریں۔ اور نوجوانوں کے لئے صحیح راہنمائی کا موجب ہوں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والے اراکین انصار اور عہدیداران انصار کی ذمہ داری

سکولوں اور کالجوں میں موسمی تعطیلات ہو گئی ہیں۔ اور بعض کو ہونے والی ہیں۔ تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والے اراکین انصار سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فریضۂ تبلیغ سرانجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور کم از کم پندرہ دن تبلیغ کے لئے ضرور صرف کر دیں۔ اس سے زیادہ کوئی وقت دے سکے۔ تو وہ مزید ثواب کا مستحق ہوگا۔ تبلیغ کے لئے سب سے اول مستحق غیر احمدی رشتہ دار ہیں۔ اگر کسی کے غیر احمدی رشتہ دار نہ ہوں۔ تو پھر اپنے دوستوں واقف اور تعلق داروں کو پیغام حق پہنچایا جانا چاہیئے۔ اور موقع ملے تو دوسروں کو بھی محروم نہ رکھا جائے۔ الغرض ان لوگوں کو روحانی بیمار سمجھتے ہوئے پوری ہمدردی کے ساتھ جس طرح کسی اپنے عزیز تعلق دار کی بیماری کے علاج معالجہ اور تیمارداری میں ہمدردی سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اسکی تلخیوں اور بدمزاجیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ روحانی بیمار ہماری ہمدردی اور توجہ کے محتاج ہیں۔ محض رسمی تبلیغ ہمدردی کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمدردی کے باوجود بھی کوئی حق کو قبول نہ کرے گا۔ تو پھر آپ خدا تعالےٰ کے حضور بری الذمہ اور مستحق ثواب ہو جائیں گے۔

عہدہ داران انصار کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے اساتذہ کرام اور پروفیسر صاحبان کو مل کر ان کے مناسب حال باہمی مشورہ سے تبلیغ کا پروگرام بنایا جاوے۔ اور اس کے مطابق ان سے تبلیغ کا کام کیا جاوے۔ اور پھر ہر ایک سے ان کی تبلیغی رپورٹ لیکر مرکز میں بھجوائی جائے۔ تا ایسے احباب کے نام ان کی ٹھوس کارگذاری کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں۔ اور ایسے اساتذہ کرام و پروفیسر صاحبان اگر ان کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہونے کی وجہ سے مقامی مجلس انصار اللہ میں شامل نہیں۔ یا اکا دکا ہونے کی وجہ سے باقاعدہ کسی جماعت سے ملحق نہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ براہ راست مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ آٹھ دس روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب اکرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ حمید احمد رتن باغ لاہور۔

جولائی سنہ ۱۹۵۲ء

آپ کی قیمت اخبار ۱۰ اگست سنہ ۵۲ء تک ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے۔ اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے۔ وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ وی پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہنچتی ہے۔ اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے۔ اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جا سکتا ہے:۔

نمبر	نام	تاریخ
۱۸۱۵	چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	۱۱ جولائی
۲۳۷۳۵	صدر دین صاحب	۹ " "
۶۳۸۲	غلام حیدر صاحب	۹ " "
۲۳۵۴۰	میاں نواب الدین صاحب	۹ " "
۲۳۹۹۸	ملک بشیر احمد صاحب	۱۰ " "
۲۱۳۴۸	محمد صدیق صاحب	۱۲ " "
۲۱۵۴۷	میاں شمس الدین صاحب	۱۱ " "
۲۳۰۶۱	چوہدری لطیف احمد صاحب	۱۰ " "
۲۴۰۶۷	محمد بشیر الدین صاحب دکن	۱۶ " "
۲۴۰۰۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۱۰ " "
۲۴۳۲۳	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب	۹ " "
۲۴۳۲۵	عبدالرحمٰن صاحب	۱۰ " "
۱۹۷۹۴	مولوی بشیر احمد صاحب	۲۱ " "
۲۱۷۲۱	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۱ " "
۲۳۶۱۸	فیاض حسن شاہ صاحب	۱۰ " "
۴۴۲۳	ایم کریم بخش صاحب	۱۳ " "
۲۰۲۲۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	۱۱ " "
۲۱۸۹۳	ملک فضل حق صاحب	۱۲ جولائی
۲۴۳۷۰	محمد میاں صاحب دکن	۲۵ " سنہ ۵۲ء
۲۴۴۲۱	محمد انور صاحب	جولائی
۲۳۵۹۹	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۱۳ جولائی
۲۴۳۲۸	میاں محمد شریف صاحب	" "
۲۴۳۳۱	والدہ نسیم احمد صاحب	۱۴ " "
۱۷۷۷۱	حکیم سجاد الرحمٰن صاحب	۲۴ " "
۲۳۷۴۱	دولت خان صاحب	۱۴ " "
۲۳۵۰۰	غلام احمد صاحب	۱۴ " "
۲۳۷۵۶	محمد ابراہیم صاحب	۱۴ " "
۱۵۵۲۵	عزیز محمد صاحب	۱۴ " "
۲۴۱۷۵	ملک بشیر احمد صاحب	۱۴ " "
۲۴۴۲۵	چوہدری منیر احمد صاحب	۱۵ " "
۱۶۲۶۸	ڈاکٹر عبیدالرحمٰن صاحب	۱۵ " "
۳۵۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب	۱۵ " "
۱۸۰۸۱	عبدالغفار صاحب	۱۵ " "
۲۲۰۰۰	خواجہ عبدالحمید صاحب	۱۵ " "

پبلک جلسوں کی ممانعت کا مقصد تشدد کے موجودہ رجحانات کا سدباب ہے

اہل پنجاب کی جائز سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی

حکومت پنجاب کا وضاحتی اعلان

لاہور ۲۹ جون - آج حکومت پنجاب نے پبلک جلسوں پر عائد کردہ پابندی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اگر ایسی پابندی عائد نہ کی جاتی تو تشدد کے موجودہ رجحانات سے صوبہ کے امن و تحفظ کو سخت خطرہ لاحق ہو جاتا۔ حکومت نے اس امر کی پوری وضاحت کر دی ہے کہ عوام کی جائز مذہبی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عاید نہیں کی جائے گی

حکومت پنجاب کے اعلان میں کہا گیا ہے :-

"حکومت پنجاب عوام کی اطلاع کے لئے ان واقعات کا پس منظر بتانا چاہتی ہے جس کے پیش نظر صوبہ کے مختلف اضلاع میں ایک خاص نوعیت کے پبلک جلسوں کے انعقاد پر پابندی عائد کرنا پڑی۔"

"کچھ عرصہ سے صوبہ میں مجلس احرار اور احمدیوں کے درمیان مناقشت نے پبلک جلسوں میں اشتعال انگیز تقاریر کی ناگوار صورت اختیار کر لی ہے۔ ان تقریروں میں اکثر مذہبی بحث و مناظرہ کی تمام جائز حدود کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور ان تقریروں سے زیادہ تر پاکستانی شہریوں کے دو طبقات کے درمیان نفرت اور کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے اس طرح ماحول میں جو کشیدگی پیدا ہوئی اس کے باعث چند مقامات پر تشدد کے واقعات بھی پیش آئے جن سے جانی نقصان اور دوسرے نہایت افسوسناک نتائج پیدا ہوئے۔

امن عامہ کا تحفظ

امن عامہ برقرار رکھنے کے اولین فریضہ کا خیال کرتے ہوئے حکومت اس صورت حال کے جاری رہنے کی اجازت نہیں دے سکتی تھی خصوصاً اس خطرہ کے پیش نظر کہ اگر تشدد کے بالواسطہ اور بلاواسطہ اشتعال انگیزیوں کا فوری سدباب نہ کیا گیا تو حالات اور بھی ابتر ہو جائیں گے اور آبادی کے دو حصوں میں کھلم کھلا زبردست تصادم شروع ہو جائیں گے۔

اشتعال انگیز پوسٹر

نفرت انگیزی کے اس ماحول میں بعض لوگوں کے ذہنوں کی افتاد کیا ہو گئی ہے اس کی مثال ایک پوسٹر سے ملتی ہے جس کی کاپیاں متعلقہ جماعتوں میں سے ایک جماعت کے دفتر سے دستیاب ہوئی ہیں۔ اس پوسٹر میں اعلانیہ تلقین کی گئی ہے کہ دوسری جماعت کے مبلغوں کو قتل کر دیا جائے اور اس کی مساجد پر جبراً قبضہ کر لیا جائے۔ اس پوسٹر میں ایک طبقہ کے مزارعین سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ دوسرے طبقہ سے تعلق رکھنے والے جاگیرداروں کو بٹائی بھی نہ دیا اور ان کی جائداد کی ضبطی کو ایک جائز اقدام تصور کریں۔

ان حالات میں ضروری تھا کہ حالات کو ابتر ہونے سے بچایا جاتا۔ چنانچہ پبلک جلسوں پر پابندی عائد کرنا ضروری سمجھا گیا تاکہ دونوں میں سے کوئی جماعت باہمی مناقشت کو جاری نہ رکھ سکے۔

مذہبی سرگرمیاں

حکومت اس ضمن میں اس امر کی پوری وضاحت کر دینا چاہتی ہے کہ اس نے پوری پوری احتیاط کی ہے کہ یہ احکام کسی جگہ بھی عوام کی جائز مذہبی سرگرمیوں میں مداخلت یا ایسی مذہبی سرگرمیوں پر معمولی سی پابندی عائد کرنے کے بھی موجب نہ ہوں۔ حکومت صوبہ میں کسی جائز سیاسی یا سماجی سرگرمی کے رستہ میں بھی روک اوٹ حائل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ جلسوں پر پابندی کے احکام اسی سپرٹ میں عاید کئے گئے ہیں۔

عوام کا تعاون

حکومت صرف یہ چاہتی ہے کہ لاقانونیت کا سدباب ہو اور طبقوں کے درمیان ایسی نفرت پھیلانے کی مہم کو روکا جائے جس سے صوبہ کا امن معرض خطر میں پڑ رہا ہے۔ توقع ہے کہ پاکستان کا ہر صاحب بصیرت شہری یہ محسوس کرے گا کہ اگر اس ملک میں مختلف مذہبی عقائد رکھنے والوں کو ایک دوسرے کے خلاف نفرت حقارت اور تشدد کی تبلیغ کرنے کی اجازت دے دی جائے تو اس کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے۔

حکومت پنجاب کو یقین ہے کہ اس نے صوبہ میں محض امن عامہ کے تحفظ کی خاطر جو اقدام کیا ہے اس کے سلسلہ میں حکومت کو عوام کی پوری حمایت اور تعاون حاصل ہوگا۔

(آفاق یکم جولائی ۱۹۵۲ء)

اسرائیلیوں سے بائیکاٹ پر سختی سے عمل کیا جائے

قاہرہ ۲۹ جون - عراق نے عرب لیگ کو ایک مراسلے کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ اسرائیل سے معاشی بائیکاٹ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ مراسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی ایجنسیا کا بائیکاٹ کرنے سے متعلق عرب لیگ کے افسر اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے

بھارت سے پاکستان کیلئے گندم آ رہی ہے

کراچی ۲۹ جون - معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان سے پاکستان کے لئے ۲ ہزار ٹن گندم لے کر پہلا جہاز "جلا کنتا" ۵ جولائی کو کراچی پہنچ رہا ہے۔ حکومت ہند نے ہندوستانی بندرگاہوں کی طرف گندم لے کر جانے والے جہازوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنا رخ پاکستان کی طرف کریں۔ توقع ہے کہ گندم کے باقی جہاز بھی جولائی کے پہلے پندھواڑے میں پہنچ جائیں گے۔

مجلس احرار کے دفتر کی تلاشی

لاہور ۲۸ جون - آج ۲ بجے سہ پہر سی آئی ڈی پولیس لاہور نے دفتر مجلس احرار اسلام اور دفتر روزنامہ "آزاد" کی تلاشی لی۔ تلاشی لینے کے بعد پولیس نے دفتر روزنامہ آزاد لاہور سے غازی سراج الدین منیر آف اوکاڑہ کے شائع کردہ چند پوسٹر اپنے قبضہ میں لے لئے ایک اطلاع کے مطابق جہلم میں مجلس احرار اسلام پنجاب کے جوائنٹ سیکرٹری مہر عبدالرحیم جو ہر اور مولانا عبداللطیف خطیب جامع مسجد گنبد والی کو گرفتار کر لیا ہے یہ گرفتاری بھی اس وجہ سے عمل میں آئی ہے کہ انہوں نے یوم مطالبہ کے موقع پر قابل اعتراض تقاریر کی تھیں (بحوالہ نوائے وقت ۳۰ جون لاہور)

صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی طرف سے احراریوں کیخلاف حکومت کے اقدام کی تائید

لاہور ۲۸ جون - پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج اپنے اجلاس میں احرار کارکنوں کی گرفتاریوں کے مسئلہ پر بھی غور کیا۔ اور ارکان عاملہ نے مجلس احرار کی مبینہ قابل اعتراض سرگرمیوں کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے کئے گئے اقدامات کی تائید کی۔

(نوائے وقت ۳۰ جون ۱۹۵۲ء)

مشرقی پاکستان میں کپڑے کی قیمتیں بڑھ گئیں

چٹاگانگ ۲۹ جون - سوتی کپڑے کے درآمدی محصول میں اضافہ کے اعلان سے چٹاگانگ میں کپڑے اور دھاگے کی قیمتیں ۴ سے آٹھ آنے فی گز کے حساب سے بڑھ گئی ہیں مقامی کاروباری حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ درآمدی محصول میں اضافہ سے خریداروں اور چھوٹے چھوٹے تاجروں کو جو اپنے محدود ذرائع سے کاروبار کر رہے ہیں مشرقی پاکستان میں خاص طور پر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

ٹریفک کے قواعد کی تعلیم

لاہور ۲۹ جون - معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں ٹریفک کے روز افزوں حادثوں کی روک تھام کے لئے پرائمری سکولوں میں ٹریفک کے قواعد کی تعلیم کا عنقریب انتظام کیا جائے گا۔ اور اگر پرائمری اسکولوں میں تعلیم کا یہ تجربہ کامیاب رہا تو ہائی سکولوں اور کالجوں میں بھی اب ایسا ہی انتظام کیا جائے گا

شمالی کوریا کے بجلی گھروں پر بمباری کی وجوہات

لندن ۳۰ جون - پچھلے ہفتے شمالی کوریا کے بجلی گھر پر بمباری کی بعض فوجی وجوہات اب بیان کی گئی ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کا دعوے ہے کہ جن بجلی گھروں پر بمباری کی گئی ہے۔ وہ منچوریا...

احراری لیڈر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین کی گرفتاری

لاہور ۲۹ جون - آج دفتر مجلس احرار کے صدر اور ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری جامع مسجد سرگودھا میں مبینہ قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں لائی گئی یہ گرفتاری آج صبح گیارہ بجے ہوئی جبکہ مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری تھا۔ گرفتار شدگان کو سرگودھا بھیجدیا گیا

آج اوکاڑہ میں غازی سراج الدین منیر اور میانوالی میں مولانا محمد رمضان کو بھی مبینہ قابل اعتراض تقریریں کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ غازی صاحب کے علاوہ مزید گیارہ اشخاص کے وارنٹ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں

صرص ہوائی اڈوں اور اشتراکیوں کے ان وسیع راڈر کے جالوں کو چلاتے تھے۔ جو اقدام متحدہ کے حملوں سے انہیں خبردار رکھتے ہیں۔

(اسٹار)